جامع اور موثر تحریکی کام کا خاکہ

جناب نعیم صدیقی صاحب

(۲)

کچھ نئے تجربات کے خاکے۔

٥ــــ دو چار، دس افراد کے وفود کا کسی شہری یا دیہی علاقے میں دعوت و رابطہ کے لیے نکلنا ــــ ایک دن، یا دو دن یا تین دن کے سفر کا پروگرام۔

نمازوں کے بعد مساجد میں تقاریر (خدائے واحد کی پرستش کی تلقین، رسول اللہ کی فرمانبرداری، رزق حرام سے اجتناب، زبان، ہاتھ، پیسے اور دماغ سے ظلم یا شرارت کرنے سے اجتناب، مالی، دماغی اور جسمانی قوتوں سے قرابت داروں اور پڑوسیوں اور عام انسانوں کی خدمت و بہبود کے کام کرنا)۔

ــــ بستیوں محلوں میں خاص خاص لوگوں سے مختصر ملاقاتیں اور حکیمانہ دعوتی گفتگو ــــ (اس کام کے لیے ہر بڑی جماعت اپنے ہاں گروپ بنا لے)۔

٥ــــ کبھی کبھی دو تین گاؤں کے درمیان ــــ اچھے موسم میں ــــ دو روزہ یا سہ روزہ دعوتی و تربیتی کیمپ لگانا۔ کیمپ کے ارد گرد کے دیہات میں گروپوں کا جانا، مساجد میں نماز پڑھنا، اپنے تربیتی کیمپ کے درس میں شرکت کی دعوت دینا۔ لوگوں سے تعارف اور تعلق پیدا کرنا۔

اس دوران میں اپنے کھانے پینے کے انتظامات خود کرنا اور ڈیوٹیاں تقسیم

کر لینا۔ شامیلنے کا انتظام — رات کو پہرے کا انتظام — روشنی کا اچھا انتظام۔ ایسے کیمپ کے شرکا خاص تعداد میں ہونے چاہئیں۔

شہروں کے اندر بھی، خاص خاص مقامات ایسے مل جاتے ہیں جہاں اس طرح کے کیمپ کا قیام مفید ہوسکتا ہے۔

پروگرام میں مقامی ضروریات اور شرکا کے مشورے کے مطابق تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

۵:۔ مختلف شہروں و دیہی علاقوں میں فری آئی کیمپوں کا انتظام کرنا۔

۵۔ شہروں اور قصبوں کے ہسپتالوں میں نوجوانوں[1] کے تعاون سے مریضوں کی بھلائی کے لیے ڈیوٹیاں دینا۔ کام کا آغاز بعض بعض مقامات پر ایک ایک ہسپتال سے کیا جائے کم سے کم گروپ تین افراد کا ہونا چاہیے۔ کام یہ ہو کہ:۔

— جتنے وارڈوں میں ممکن ہو، مریضوں کے پاس جاکر حالات معلوم کیے جائیں اظہار ہمدردی کیا جائے، خاص تکالیف یا ضروریات معلوم کی جائیں۔

— ڈاکٹرز یا اسٹور سے کوئی معاملہ متعلق ہو تو تگ و دو کی جائے۔

— بازار سے کسی چیز کو منگوانے کی ضرورت ہو تو وہ پوری کر دی جائے۔

— مریضوں اور تیمارداروں کو بعض دُعاؤں کی تلقین کی جائے۔

— بیماروں اور تیمارداروں میں سے جو پڑھ سکتے ہوں ان کو حسب ضرورت لٹریچر فراہم کیا جائے بلکہ ہوسکے تو مختلف وارڈوں میں کتابوں کا ایک سیٹ رکھا جائے۔

— اور خاص خاص رسائل و اخبارات جاری کرا دیے جائیں۔ اس غرض کے لیے ایک مخصوص رسالہ تیار کر کے پھیلایا جائے۔

---

[1] جماعت کے ارکان + کارکن + اسلامی جمعیت + طلبائے عربیہ + خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے شریف النفس افراد۔

٥— دعوت بذریعہ خط و کتابت۔

رشتہ داروں، ہم عمروں، خاص خاص قابل طالب علموں، دوستوں وغیرہم کو نہایت درجہ اخلاص و محبت اور دردمندی سے دعوت الی اللہ کا پیغام خطوط کے ذریعے دیا جائے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ واعظانہ رنگ سے ہٹ کر ادا کیا جائے۔

٥— مختلف تقریبوں پر خوبصورت تہنیتی کارڈ برائے دعوت۔

مثلاً عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، حج، محرم اور ربیع الاول کے مواقع پر۔ دینی تاریخ کے خاص خاص ایام اور قومی دنوں (مثلاً یوم پاکستان) کے مواقع پر، عیسائیوں کو بھیجنے کے لیے کرسمس یا ایسٹر کے موقع پر۔

عبارتیں خوبصورت ہوں، مختصر ہوں، دعوتی ہوں، حالات سے مربوط ہوں سادہ سی خوشنما ڈیزائننگ ہو۔

یہ کام مختلف ضلعی جماعتیں کریں تاکہ کل پاکستان قسم کی یکسانی نہ پائی جائے۔ ہمارے بعض سماجی، علمی اور خدمتی ادارے اور بعض خاص افراد بھی بطور خود اس تدبیر کو اختیار کر سکتے ہیں۔

٥— شادی بیاہ کے موقعوں پر پارچات یا تحائف دینے میں خیال رکھا جائے کہ کچھ نہ کچھ دعوتی لٹریچر ضرور دیا جائے۔ ازدواجی زندگی کے متعلق، اخلاق کے متعلق، ادعیہ واذکار کے متعلق، پردے کے متعلق، خاندانی فضا میں اسلامی قدروں کے غلبے کے متعلق اچھی چیزیں چھانٹ کر دی جا سکتی ہیں۔

قرآن، ترجمۂ قرآن، تفہیم القرآن، مجموعہ ہائے احادیث، سیرت کے متعلق کوئی اچھی کتاب، قصص انبیاء اور دیگر اچھے موضوعات پر اچھے لکھنے والوں کی تصانیف بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔

نوٹ: تفہیم القرآن کے سیٹ کے متعلق مجھے یہ اندیشہ ہے کہ بعض گھروں میں یہ محض زینت آرائش کے طور پر رکھ دیا جاتا ہے، لہٰذا زیادہ تر

صورتوں میں کوئی مختصر چیز دی جا سکتی ہے۔ مثلاً سورۂ نور اور سورۂ احزاب یا سورۂ یوسف کی تفسیریں۔ ایک صورت اس سے بھی آسان اور مختصر یہ ہے کہ کسی چھوٹی سورت، کسی ایک آیت (مثلاً آیت الکرسی) یا چند آیات کا متن مع ترجمہ از تفہیم القرآن خوبصورت لکھ کر فریم کرا دیا جائے اور اس کے نیچے تفہیم القرآن کا حوالہ لکھ دیا جائے۔

٥ — اسی طرح کسی رخصت ہونے والے دوست یا عزیز، غیر ممالک میں رہنے والے واقف کاروں کو بھی دعوتی مقاصد سے خطوط اور تحائف بھیجے جا سکتے ہیں۔

٥ — ڈائریاں اور کیلنڈر اور بیج وغیرہ۔

اب متعدد ڈائریاں اسلامی دعوت کے نقطۂ نظر سے چھپنے لگی ہیں اور اسی طرح کیلنڈر بھی۔ ان کو خریدا جائے، ان کو پھیلایا جائے اور ان کی افادیت سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اسی طرح بچوں کے لیے "اللہ" اور "اللہ اکبر" اور "علیہ السلام" وغیرہ کلمات پر مشتمل بیجز تیار کرائے جاتے رہیں اور مفت یا ارزاں قیمت پر فراہم کیے جائیں۔ گاڑیوں میں لگانے کے خوبصورت اسٹکرز بھی فراہم کیے جائیں۔

٥ — بچوں کے انعامی مقابلے۔

کالج کی سطح کے طلبہ اور میٹرک اور مڈل اور پرائمری طلبہ کے درمیان اعلان عام کر کے قرآن، سیرتِ پاک، حالاتِ صحابہ، تاریخِ ملتِ اسلامیہ، نماز، زکوٰۃ، روزے، حج اور جہاد کے موضوعات پر مختلف شہروں میں مقابلے کرائے جائیں اور مقامی یا ضلعی یا صوبائی امیر کے ہاتھوں سے انعامات تقسیم ہوں۔

٥ — قابل طلبہ کی حوصلہ افزائی۔

کسی ضلع یا کسی شہر یا اس کے کسی خاص علاقے میں، کسی قصبے میں مختلف مدارس میں اوّل آنے والے طلبہ کو مع ان کے والدین کے مجلس میں مدعو کیا جائے۔ اور ان کی ضیافت کا انتظام کیا جائے، اُن کی حوصلہ افزائی

کی جائے۔

دس سال کی عمر تک کے لائق بچوں کی فہرستیں بنائی جائیں اور ان کو اس طرز کی اخلاقی کہانیاں روانہ کی جائیں جیسی ہمدرد نونہال کے عنوان سے چھپتی ہیں۔ یہ مستقل رابطہ قائم رکھنے کی صورت ہے۔

زیادہ بڑے بچوں کے لیے ایک ورق کے ایک طرف اسلام کے بارے میں اہم معلومات اور دوسری طرف جغرافیائی، تاریخی اور سائنسی معلومات چھاپ کر ماہانہ روانہ کی جاتی رہیں۔

قابل طلبہ کی جو فہرستیں تیار ہوں، ان میں سے جن کی ترقی میں مالی مشکلات حائل ہوں اُن کے لیے خاص خاص لوگوں سے مل کر فنڈ حاصل کیا جائے اور مدد دی جائے۔

کالجوں کے جو طلبہ بحث اور تقریر کے ماہر ہوں یا لکھنے میں دستگاہ رکھتے ہوں، ان پر خاص توجہ دی جائے اور ان کو اپنی علمی محفلوں اور ادبی حلقوں میں مدعو کیا جائے۔

۵۔ اپنے زیر اہتمام مدارس میں۔

جو مدارس اپنے زیر اہتمام چل رہے ہوں ان میں پروجیکٹ میتھڈ اختیار کر کے مختلف مہینوں میں مختلف موضوعات پر اردو، انگریزی، جغرافیہ، تاریخ اور حساب میں کام کرایا جائے۔ مثلاً محرم، ربیع الاول، رمضان، ذی الحجہ اور قومی زندگی سے مختلف مباحث، جیسے قرارداد ۱۹۴۰ء اور قرارداد مقاصد اپنے مدارس میں یوم والدین خاص اہتمام سے منایا جانا چاہیے اور اس یوم کو دعوتِ اسلامی کا ذریعہ بھی بنانا چاہیے۔

اپنے مدارس میں اسلامی تہذیب کے مقرر کردہ ان تمام شعائر و اطوار کو رائج کرنے کا اہتمام درجہ اولیٰ ہی سے شروع کر دینا چاہیے جو معاشرے میں کمزور پڑتے جا رہے ہیں۔ آداب احترام، آداب استنجا، تولیے اور رومال

کا استعمال، کھانسی، چھینک اور جمائی کے متعلق اسلامی طریقہ، آداب اکل و شرب، افشائے سلام، صفائی کا اہتمام، غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگنا، معافی مانگنے والے کو معاف کر دینا، راستوں میں کوڑا نہ پھیلانا، درختوں اور پھولوں کو نقصان نہ پہنچانا، پڑوسیوں اور ملنے والوں کو اذیت نہ دینا وغیرہ۔

اپنے مدارس میں حسب ذیل اقسام کے انعامات کی تقسیم:-

۱۔ قابلیت ۲۔ حاضری ۳۔ آداب ۴۔ صفائی (جسم، لباس، دانتوں، آنکھوں، ناخنوں، ناک، کتابوں، بالوں کی صفائی) ۵۔ حاضری ۶۔ اسلامی لحاظ سے بہتر مقام (نماز، قرآن، اسلامی مطالعہ وغیرہ)۔

(بقیہ حکمتِ سید مودودیؒ)

عید کی مبارک باد کے حقیقی مستحق وہ لوگ ہیں جنھوں نے رمضان المبارک میں روزے رکھے قرآن مجید کی ہدایت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی فکر کی، اس کو پڑھا، سمجھا، اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی اور تقویٰ کی اس تربیت کا فائدہ اٹھایا جو رمضان المبارک ایک مومن کو دیتا ہے۔

(تلخیص کردہ اقتباسات از ترجمان القرآن - فروری ۱۹۶۷ء)